9 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی)

9.1 عمومی جائزہ

بینکنگ سروسز کارپوریشن اسٹیٹ بینک کا وہ ادارہ ہے جس کا تعلق روزمرہ سرگرمیوں سے ہے۔ م س10ء میں بی ایس سی نے خودکاری کے ماحول میں اپنی خدمات کی فراہمی مزید بہتر بنانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایس بی پی بی ایس سی آرڈیننس 2001ء میں دی گئی بنیادی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے ادارے نے متعدد اقدامات کیے۔ بینک نے بھرتی اور انتخاب پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے باصلاحیت افراد کو ضم کرنے پر سرگرمی سے عمل کیا۔ آغاز میں مظفرآباد اور ڈی آئی خان کے فیلڈ دفاتر کی ضروریات پوری کرنے کے لیے 24 کیش افسران بھرتی کیے گئے۔ بینک کے بورڈ نے نئے افسران کی باقاعدہ شمولیت کی غرض سے ''ینگ پروفیشنلز انڈکشن پروگرام'' کے عنوان سے مینجمنٹ کی تربیتی اسکیم (او جی 2) کی بھی منظوری دی۔ اصلاحات کا عمل آگے بڑھانے کے لیے معاون اور اہل وساطتی انتظامیہ کی ضرورت تھی جسے محسوس کرتے ہوئے بینک نے آفیسر گریڈ 3 کی اسامیاں مشتہر کیں۔ موجودہ عملے کی صلاحیتیں بہتر بنانے کے لیے انہیں تربیت کے مواقع دیے گئے۔ بی ایس سی میں آئی ٹی اور ''گلوبس'' کے استعمال کا یہ فائدہ ہوا ہے کہ خدمات بروقت فراہم ہونے لگی ہیں۔ خودکاری کے ماحول میں خدشہ ہوتا ہے کہ اندرونی کنٹرولز مؤثر نہ رہ پائیں گے چنانچہ ان کنٹرولز کو یقینی بنانے کے لیے بعض شعبوں میں رسک رجسٹر اور سسٹم پر مبنی چیک لسٹیں متعارف کرائی گئی ہیں۔ آپریشنز کے بقیہ شعبوں کے لیے ہنگامی بنیاد پر رسک رجسٹر تیار کیے گئے ہیں۔

نئے وژن میں بی ایس سی کا دائرہ اختیار وسیع ہوا ہے چنانچہ اس نے اپنی بنیادی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اپنے 16 فیلڈ دفاتر کو اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں/اقدامات کے فروغ اور نفاذ کا نقطۂ ارتکاز بنانے کی غرض سے اہم کردار ادا کیا۔ نتیجتاً م س10ء کے دوران نہ صرف اقتصادی آگاہی کو بہتر بنانے میں مدد ملی بلکہ متعلقہ فریقوں سے عمدہ آرا بھی موصول ہوئیں۔ دوران سال انفرااسٹرکچر کی بہتری کے متعدد منصوبے مکمل ہوئے جن میں بی ایس سی صدر دفتر کی کئی منزلوں اور فیلڈ دفاتر کی تعمیرِ نو وتزئین بھی شامل ہے جس سے اسٹیٹ بینک کی خوبصورتی میں اضافے کے ساتھ ساتھ بہتر حالاتِ کار میں عمدہ خدمات بھی فراہم ہوئیں۔

9.2 کرنسی مینجمنٹ

بی ایس سی کے کرنسی مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ (سی ایم ڈی) نے ملک بھر میں کرنسی نوٹوں اور سکّوں کی بلاتعطل تقسیم، ناقص نوٹوں کی واپسی، فیلڈ دفاتر کا طریقہ کار ترامیم کے ذریعے بہتر بنانے، اور عوام کو کرنسی سے متعلق معلومات کی فراہمی کے لیے کام جاری رکھا۔ سی ایم ڈی نے نظام کو مکمل طور پر خودکاری سے ہم آہنگ کرنے اور تبدیل شدہ منظرنامے سے منسلک رہنے کے لیے بعض ہدایات جاری اور ان میں ترامیم کیں۔ ترمیم شدہ ہدایات ان شعبوں سے متعلق تھیں: (الف) عیدین کے موقع پر نئے نوٹوں کا اجرا اور تقسیم، (ب) کیش مینجمنٹ، اور ''صاف نوٹ کی پالیسی'' (سی این پی) پر عمل درآمد سے متعلق بینک کے برمقام معائنے پر اہم گشتی مراسلہ، (ج) بینکوں کی جانب سے ''سی این پی'' کے نفاذ پر ڈپارٹمنٹ کو تصدیق ناموں کی فراہمی، (د) نیشنل بینک کی تجوری کا معائنہ، (ہ) چھانٹی کے اخراجات کا جائزہ۔ تجوری کے آپریشنز میں استحکام کی غرض سے ڈپارٹمنٹ نے نیشنل بینک کے ساتھ ایجنسی معاہدے میں ترامیم کے لیے بی ایس سی کی سفارشات بھی اسٹیٹ بینک کے شعبہ مالیات کو پیش کیں۔

خیبر پختونخوا رفاٹا کے سوات، باجوڑ، اور وزیرستان سے تعلق رکھنے والے اندرون ملک بے گھر افراد کو امدادی رقوم کی فراہمی میں سی ایم ڈی نے اپنے پشاور رڈیرہ اسماعیل خان فیلڈ دفاتر کے ذریعے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسے ان کاموں میں اسٹیٹ بینک کے شعبہ بینکاری پالیسی وضوابط، یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ اور نادرا کا اشتراک حاصل رہا۔ جعلی کرنسی نوٹوں کے سدباب کی ٹاسک فورس کے شعبہ نگرانی نے جو سہ ماہی اجلاس منعقد کیے ان میں سی ایم ڈی نے شرکت بھی کی۔ سی ایم ڈی نے عوامی جمہوریہ چین کی یکم اکتوبر 2009ء کو 60 ویں سالگرہ کے موقع پر دوستی اور اتحاد کے اظہار کے لیے جاری کردہ دس روپے کا یادگاری سکّہ کامیابی سے تقسیم کیا۔ ''آپٹیکل ویری ایبل انک'' (او وی آئی) کا حامل پانچ سو روپے کا نیا نوٹ بھی فیلڈ دفاتر کے ذریعے 25 جنوری 2010ء کو جاری کیا گیا۔ نیا نوٹ ''او وی آئی'' کی نئی خصوصیت کی بنا پر اسی مالیت کے نومبر 2006ء کو جاری کردہ نوٹ سے ممتاز ہوگا، تاہم پرانا نوٹ بھی بدستور قابل استعمال رہے گا۔

فیلڈ دفاتر پر کیش سرگرمیوں کو خودکار بنانے کے لیے جن جدید مشینوں سے آراستہ کرنے کی کوشش کی گئی ان میں سکّے/نوٹ شماری، لُوز نوٹ شماری، سہ رنگی اسٹامپنگ، نوٹ/پیکٹ باندھنے، بنڈل باندھنے، تنگ ریپنگ، نوٹوں کے اتلاف، سوراخ کرنے، اور تکونے پرزوں میں کاٹنے کی مشینیں شامل ہیں۔ م س10ء کے دوران مذکورہ کیش مشینوں کی خریداری پر تقریباً ایک کروڑ ساڑھے 23 لاکھ روپے خرچ کیے گئے۔ ''کرنسی گلوبس سسٹم'' کا استعمال بڑھانے کی غرض سے کئی رپورٹیں تیار ہوچکی ہیں تاکہ تیزی سے معلومات فراہم ہونے پر انتظامیہ بروقت فیصلہ کرسکے۔ عوام، کمرشل بینکوں کے کیشیئر حضرات، اور دیگر متعلقہ فریقوں میں کرنسی نوٹوں کی حفاظتی خصوصیات سے آگاہی پیدا کرنے کے لیے سی ایم ڈی نے م س10-09ء کے دوران ملک بھر میں 166 خصوصی پروگرام منعقد کیے۔ دورانِ سال کرنسی مینجمنٹ اور آپریشنز سے متعلق بی ایس سی کے ملازمین کی عملی معلومات بڑھانے کی غرض سے 55 ملازمین کو ابتدائی اور 24 کو درمیانی درجے کی تربیت دی گئی۔ جعلی نوٹوں کا پتہ چلانے کی اعلیٰ سطح کی تربیت پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن کی فورینزک لیبارٹری میں منعقد کی گئی جس میں ایس بی پی بی ایس سی اور پولیس کے 49 اہلکاروں نے شرکت کی۔

مذکورہ سرگرمیوں کے علاوہ کرنسی مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کی بنیادی ذمہ داریوں سے متعلق درج ذیل وظائف بھی دورانِ سال انجام دیے گئے:

نئے کرنسی نوٹوں/سکّوں کا اجرا

عیدالفطر کے موقع پر عوام کو نئے کرنسی نوٹ فراہم کرنے کے لیے کمرشل بینکوں کی 9200 شاخوں کے علاوہ بی ایس سی کے 16 فیلڈ دفاتر استعمال کیے گئے۔ طریقہ کار کے مطابق اصل شناختی کارڈ دکھانے اور اس کی نقل جمع کرانے پر ایس بی پی بی ایس سی اور کمرشل بینکوں کے کاؤنٹرز سے 5 روپے اور 10 روپے کی ایک ایک گڈّی لوگوں کو دی گئی۔ کمرشل بینکوں کو اجازت تھی کہ وہ اپنے کارپوریٹ کھاتے داروں کو 5 روپے اور 10 روپے کی پانچ پانچ گڈّیاں دے سکتے ہیں بشرطیکہ کمپنی اپنے لیٹر ہیڈ پر مجاز نمائندے کے دستخط کے ہمراہ باقاعدہ درخواست کرے۔

جدول 9.1: نئے کرنسی نوٹوں کا اجرا مالی سال 10ء اور مالی سال 09ء میں (ملین روپوں میں)

سال	نوٹ کی مالیت								مجموعہ
	5	10	20	50	100	500	1000	5000	
م س10ء (تعداد)	491	543	165	140	218	104	144	16	1821
قدر	**2455**	**5430**	**3300**	**7000**	**21800**	**52000**	**144000**	**80000**	**315985**
م س09ء (تعداد)	454	437	160	170	194	98	124	19	1656
قدر	**2270**	**4370**	**3200**	**8500**	**19400**	**49000**	**124000**	**95000**	**305740**

م س10ء کے دوران عام لوگوں، بینکوں، مختلف سرکاری محکموں اور دیگر متعلقہ فریقوں کو تقریباً ایک ارب، 82 کروڑ، 10 لاکھ نئے کرنسی نوٹ جاری کیے گئے جن کی مجموعی مالیت 316 ارب روپے تھی۔ اس کے مقابلے میں گذشتہ مالی سال تقریباً ایک ارب، 65 کروڑ، 60 لاکھ نئے کرنسی نوٹ جاری ہوئے تھے جن کی مجموعی مالیت 306 ارب روپے تھی۔ دونوں برسوں میں جاری کردہ نئے کرنسی نوٹوں کی تفصیل بلحاظ مالیت **جدول 9.1** میں ہے۔ اسی طرح م س10ء کے دوران ایک روپیہ، دو روپے اور پانچ روپے کے 27 کروڑ سات لاکھ سکّے جاری کیے گئے جن کی مجموعی مالیت 58 کروڑ 92 لاکھ روپے تھی جبکہ م س09ء کے دوران جاری کردہ مذکورہ 22 کروڑ 85 لاکھ سکّوں کی مجموعی مالیت 52 کروڑ 33 لاکھ روپے تھی۔

کمرشل بینکوں کے توسط سے عوام کو نئے کرنسی نوٹوں کی فراہمی کے لیے سی ایم ڈی، صدر دفتر کراچی نے کئی اقدامات کیے جن میں مختلف برانچوں کا برمقام معائنہ اور بازار سے نئے نوٹوں کی آزمائشی خریداری شامل ہے۔ اسٹیٹ بینک کی ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والے بینکوں/برانچوں سے جرمانہ وصول کیا گیا۔

نیشنل بینکوں کی تجوری شاخوں کی نگرانی

اسٹیٹ بینک کا نیشنل بینک کے ساتھ ایک ایجنسی معاہدہ ہے جس کے تحت ٹریژری سرگرمیوں کی انجام دہی کے لیے نیشنل بینک کی 225 برانچیں تجوری/ذیلی تجوری کے طور پر کام کرتی ہیں۔ نیشنل بینک کی تجوری/ذیلی تجوری برانچیں معمول کی بینکاری سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سرکاری کھاتے بھی چلاتی ہیں اور زرمبادلہ/ترسیلات کی سہولت بھی فراہم کرتی ہیں۔ مذکورہ معاہدے کے تحت اسٹیٹ بینک نے نیشنل بینک کی تجوری/ذیلی تجوری برانچوں میں ایک مخصوص رقم رکھنا منظور کیا ہے تاکہ تجوری کے معاملات چلتے رہیں۔ ان تجوری/ذیلی

تجوری برانچوں کی سرگرمیاں باضابطہ بنانے اوران کی یومیہ نگرانی کے لیے سی ایم ڈی کے علاوہ چار ایشو سرکل بھی بنائے گئے ہیں۔ان تجوریوں/ذیلی تجوریوں میں رکھی گئی رقوم کی چیکنگ اور تصدیق کے ساتھ ساتھ سخت اندرونی کنٹرولز کو یقینی بنانے کے لیے نیشنل بینک کی ان برانچوں کے معائنے سے متعلق موجودہ ہدایات وطریقہ کار کا جائزہ لیا گیا ہے اور بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنی اپنی حدود میں نیشنل بینک کی تجوریوں/ذیلی تجوریوں کا سالانہ معائنہ کریں۔

سی این پی پر عمل درآمد

اسٹیٹ بینک کی ''صاف نوٹ کی پالیسی'' کے نفاذ میں بی ایس سی پوری طرح شامل رہی ہے اور متعلقہ سرگرمیاں انجام دے رہی ہے۔کمرشل بینک برانچوں کی کیش نگرانی میں بہترین کارکردگی اور شفافیت لانے، اور بازار میں زیرگردش بوسیدہ نوٹوں کے بارے میں عوام کی شکایات کے ازالے کی غرض سے کمرشل بینکوں کے برمقام معائنے کی سابقہ ہدایات پر کلی طور پر نظر ثانی کی گئی ہے۔اس سلسلے میں اہم گشتی مراسلہ تمام فیلڈ دفاتر کو بھیج دیا گیا جس میں طریقہ کار کی تفصیل اور مقصد کا وسیع احاطہ کرنے کے ساتھ ساتھ بینکوں کی بے ضابطگیاں درج کرنے کے لیے ضمیمے بھی شامل کیے گئے ہیں۔

م س10ء کے دوران فیلڈ آفسرز کی کیش مانیٹرنگ ٹیموں نے کمرشل بینکوں کی 5484 برانچوں کا معائنہ کیا جبکہ گذشتہ برس 5670 برانچوں کا معائنہ ہوا تھا۔سی این پی کی مختلف ہدایات کی خلاف ورزیوں پر م س10ء کے دوران بینکوں سے 84 لاکھ 27 ہزار روپے جرمانہ وصول کیا گیا جبکہ گذشتہ برس جرمانہ وصولی 38 لاکھ 85 ہزار روپے تھی۔

انعامی بانڈ اور قومی بچت اسکیمیں

بی ایس سی حکومت کے لیے بچت کی رقوم جمع کرنے میں اہم کردار ادا کرتا رہا ہے جس کے لیے وہ قومی انعامی بانڈز کی فروخت، انہیں بھنانے کا انتظام، انعامی رقم کی ادائیگی اور قرعہ اندازیاں منعقد کراتی ہے وغیرہ۔اس کے علاوہ بی ایس سی حکومت کی اسپیشل سیونگ اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ اسکیموں کی فروخت، انہیں بھنانے اور منافع کی ادائیگی کا بھی انتظام کرتی ہے، وہ یہ کام وفاقی حکومت کے ساتھ ایک ایجنسی معاہدے کے تحت مرکزی محکمہ قومی بچت کی جانب سے انجام دیتی ہے۔

م س10ء کے دوران 129.48 ارب روپے کے انعامی بانڈ خریدے گئے اور 90.92 ارب روپے کے بھنوائے گئے جبکہ گذشتہ مالی سال یہ رقوم بالترتیب 105.89 ارب اور 91.24 ارب روپے تھیں۔30 جون 2010ء کو سرمایہ کاروں کے پاس مجموعی طور پر 235.14 ارب روپے مالیت کے انعامی بانڈ تھے جبکہ گذشتہ مالی سال کے اختتام پر یہ مالیت 196.58 ارب روپے تھی جس سے 19.61 فیصد اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔م س10ء کے دوران بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر نے انعامی رقم کے دس لاکھ 65 ہزار 144 دعوے نمٹائے جن میں 18.79 ارب روپے ادا کیے گئے جبکہ گذشتہ مالی سال 9 لاکھ 79 ہزار 413 دعوے نمٹاتے ہوئے 14 ارب ایک کروڑ روپے ادا کیے گئے تھے۔

بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر نے اسپیشل سیونگ اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی فروخت، بھنائی، اور منافع ادائیگی کے مجموعی طور پر ایک لاکھ 20 ہزار 244 کیسز م س10ء میں نمٹائے۔
ایس بی پی بی ایس سی کے تمام فیلڈ دفاتر میں قومی بچت اسکیموں کا انتظام بہتر بنانے کے لیے مرکزی محکمہ قومی بچت کی مشاورت سے دوران سال درج ذیل ترامیم لائی گئیں:

- قومی بچت اسکیموں کا دائرہ وسیع کرنے اور لوگوں کو بہتر اور بروقت خدمات فراہم کرنے کی غرض سے دورانِ سال سات بینکوں کو ملک بھر میں موجود ان کی برانچوں کے ذریعے اسپیشل سیونگ اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کے انتظام کا اختیار دیا گیا۔وہ سات بینک یہ ہیں: حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ، عارف حبیب بینک لمیٹڈ، بینک آف ٹوکیو متسوبشی یو ایف جے لمیٹڈ، اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ، جے ایس بینک لمیٹڈ، ایچ ایس بی سی بینک مڈل ایسٹ لمیٹڈ اور بارکلے بینک پی ایل سی، پاکستان۔

- عوام کی سہولت اور تحفظ کی خاطر ایس بی پی بی ایس سی کے 10 فیلڈ دفاتر کو مختلف مالیتوں کے انعامی بانڈز کی قرعہ اندازی کا اختیار دے دیا گیا ہے۔

- قرعہ اندازی کا عمل زیادہ شفاف بنانے کے لیے اس تقریب کی اب ویڈیو ریکارڈنگ کی جاتی ہے۔

9.3 حکومت کو بینکاری سہولتوں کی فراہمی

ایس بی پی بی ایس سی حکومت کا بینکار بھی ہے چنانچہ یہ اپنے 16 فیلڈ دفاتر کے ذریعے وفاقی، صوبائی، مقامی حکومتوں اور عام لوگوں کو بینکاری خدمات بھی فراہم کر رہا ہے۔ ان خدمات میں محاصل جمع کرنا اور سرکاری محکموں کی جانب سے ادائیگیاں کرنا شامل ہے۔ اس کے علاوہ بینکاری خدمات کے استحکام کے لیے (اسٹیٹ بینک کے شعبہ مالیات کا) ایک ایجنسی معاہدہ بھی نیشنل بینک آف پاکستان کے ساتھ ہوا ہے، جس کے تحت اس کی 1243 برانچوں کا وسیع نیٹ ورک سرکاری محکموں کی سہولت کے لیے بطور نمائندہ کام کرے گا۔ معاہدے کے تحت ایس بی پی بی ایس سی کی طرف سے رقوم جمع کرانے اور نکلوانے، اور حکومت کے جمع کرنے اور ادائیگی سے متعلق دیگر لین دین کی سہولتیں نیشنل بینک فراہم کرے گا۔ وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں کے حسابات کی یکجائی اور ان کی رپورٹنگ، اور زکوٰۃ کھاتے کا حساب کتاب رکھنا، زکوٰۃ کی جمع، تقسیم، حسابات کی یکجائی اور متعلقہ حلقوں کو اس کی رپورٹنگ بی ایس سی کے شعبہ حسابات کی اہم ترین ذمہ داریوں/بنیادی وظائف میں سے ایک ہے۔ سرکاری لین دین سے متعلق اعداد و شمار متعلقہ فریقوں بشمول صوبوں کے اکاؤنٹنٹ جنرل، اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو، پاکستان ریلویز اور دیگر متعلقہ محکموں کو باقاعدگی کے ساتھ ارسال کیے جاتے ہیں۔ سرکاری رقوم کی یومیہ صورتحال بھی شعبہ مالیات کو فراہم کی جاتی ہے جو آگے متعلقہ فریقوں کے علم میں لائی جاتی ہے۔ سال کے دوران بعض متعلقہ فریقوں کو نقدی کی یومیہ صورتحال اور کھاتوں کے توازن سے بذریعہ ای میل بھی مطلع کیا گیا۔

م س10ء کے دوران بی ایس سی کے دفاتر نے سرکاری وصولیوں/ادائیگیوں سے متعلق لگ بھگ 57 لاکھ 70 ہزار لین دین نمٹائے جبکہ گذشتہ مالی سال یہ تعداد 60 لاکھ 36 ہزار تھی۔ م س10ء کے دوران تقریباً 4.82 ارب روپے زکوٰۃ جمع ہوئی، گذشتہ برس 5.54 ارب روپے جمع ہوئی تھی۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر اور نیشنل بینک کی برانچوں کے نیٹ ورک نے حکومت کی طرف سے مجموعی طور پر 1364 ارب روپے ٹیکس محاصل جمع کر کے متعلقہ کھاتوں میں داخل کیے جبکہ گذشتہ برس یہ رقم 1200 ارب روپے تھی۔ محاصل کی معلومات بھی ایف بی آر کو برقی ذرائع سے یومیہ ارسال کی جاتی رہی۔

سرکاری وصولیوں کی خودکاری

ماضی میں اسٹیٹ بینک اور نیشنل بینک متعلقہ فریقوں کی طرف سے ایس بی پی بی ایس سی اور نیشنل بینک کے کاؤنٹرز پر دستی چالان کی وصولی کے ذریعے وفاقی ٹیکس جمع کیا کرتے تھے۔ 2005ء میں ایف بی آر نے اسٹیٹ بینک اور نیشنل بینک کی مدد سے ''کلیکشن آٹومیشن پروجیکٹ'' (سی اے پی) کا آغاز کیا جو وفاقی ٹیکسز جمع کرنے کے لیے ایس بی پی بی ایس سی کی تمام برانچوں اور نیشنل بینک کی منتخب برانچوں میں کام کر رہا ہے اور اس کے تحت ادائیگی کی کمپیوٹرائزڈ رسید (سی پی آر) بھی جاری کی جاتی ہے۔

محاصل کی وصولی میں خودکاری کے تسلسل میں ایس بی پی اور بی ایس سی نے ایف بی آر کے ساتھ مل کر بذریعہ ویب ٹیکس وصولی [برقی ادائیگی و واپسی کا نظام۔ ای پی اے آر ایس] منصوبے پر کام شروع کر رکھا ہے۔ ان نظر ثانی شدہ سسٹمز کے نفاذ کے بعد ٹیکس دہندگان ایک ویب سسٹم (Tax payers Facilitation System) استعمال کرتے ہوئے ٹیکس ادا کر سکیں گے۔ 'ای پی اے آر ایس' کے ذریعے رقم کمرشل بینکوں میں ان کے کھاتوں سے براہ راست اسٹیٹ بینک کو بروقت مجموعی چکتائی (آر ٹی جی ایس) نظام سے منتقل ہو سکے گی۔ یہ نظام ابتدا میں وفاقی ٹیکسز کے لیے کام کرے گا۔ اسے کامیاب عمل درآمد کے بعد دوسرے ٹیکسز کے لیے بھی استعمال کیا جا سکے گا۔

'ای پی اے آر ایس' کے کامیاب نفاذ کے لیے م س10ء کے دوران فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور اسٹیٹ بینک اور متعلقہ فریقوں کے کئی اجلاس ہوئے جن میں مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کے بعد اس نظام کے ضوابط ڈھالے گئے، اور انہیں حتمی شکل دی گئی۔ اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی قومی اہمیت کے حامل اس اقدام کی کامیابی کے لیے ایف بی آر کے ساتھ ہر ممکن تعاون کر رہے ہیں۔ ان اداروں نے تفویض کردہ تمام کام بروقت مکمل کیے ہیں۔ امید ہے، 'ای پی اے آر ایس' کامیابی کے ساتھ جلد ہی شروع کر دیا جائے گا۔

9.4 نظامِ ادائیگی

ادائیگی اور چکتائی کا کارگر نظام مالی و بینکاری انفرااسٹرکچر کا بنیادی جز ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسلی ٹیشن ٹیکنالوجیز (این آئی ایف ٹی۔ نفٹ) اپنے کاموں کی انجام دہی میں جو مالی آلات استعمال کرتا ہے بی ایس سی ان کی خودکار پروسیسنگ کی نگرانی کرتی ہے۔ ملک میں خودکار کلیئرنگ خدمات کی ترقی میں ایس بی پی بی ایس سی نے فعال کردار ادا کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے کلیئرنگ کے انتظامات کی ذمہ داری ایک معاہدے کے تحت ''نفٹ'' کو سونپی گئی ہے جس نے ان 15 شہروں میں جہاں ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر ہیں اور پانچ

دوسرے اہم شہروں جہلم، ایبٹ آباد، میرپور، ساہیوال، اور سرگودھا میں اپنے مراکز قائم کیے ہیں۔ ''نفٹ'' ان شہروں کے علاوہ ملحقہ 164 صنعتی و کاروباری قصبات میں ہر بینک برانچ کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھتا ہے اور ان شہروں اور قصبات میں واقع کمرشل بینکوں کی ایک ہزار 43 برانچوں کو خدمات فراہم کر رہا ہے۔ ملک کے 184 شہروں میں 40 بینکوں کی پانچ ہزار 571 سے زائد برانچیں ''نفٹ'' کی کلیئرنگ خدمات حاصل کرتی ہیں۔ ''نفٹ'' جن مقامات کا احاطہ نہیں کرتا یا جہاں پر بی ایس سی کے دفاتر موجود نہیں وہاں نیشنل بینک کلیئرنگ اور چیکنائی کی خدمات بھی فراہم کرتا ہے۔ مالی سال 10-2009ء کے دوران ''نفٹ'' کے ذریعے مجموعی طور پر 7 کروڑ 7 لاکھ آلات کلیئر کیے گئے جبکہ گذشتہ مالی سال یہ تعداد 7 کروڑ 34 لاکھ 80 ہزار کے لگ بھگ تھی۔

9.5 شعبہ زرمبادلہ لین دین اور عدالتی امور (ایجوڈیکیشن)

شعبہ زرمبادلہ لین دین اور عدالتی امور (ایجوڈیکیشن) اسٹیٹ بینک کے شعبہ مبادلہ پالیسی کا روبہ عمل بازو ہے جو مجاز ڈیلروں کے جمع کردہ برآمد، درآمد، نجی اور کاروباری ترسیلات کے کیسز کی پروسیسنگ میں مصروف رہتا ہے، یہ ڈیلر اپنے جن گاہکوں کی جانب سے یہ کیسز جمع کراتے ہیں ان میں بڑے تجارتی و صنعتی ادارے، دیگر سرکاری، نیم سرکاری، اور خودمختار ادارے شامل ہیں۔ یہ شعبہ محکمہ دفاع کے اداروں اور تیل کمپنیوں کے سوا تمام سرکاری و نیم سرکاری اداروں کو زرمبادلہ کی تفویض سے متعلق امور بھی نمٹاتا ہے، مذکورہ مستثنیٰ ادارے براہ راست شعبہ مبادلہ پالیسی کے ساتھ معاملات طے کرتے ہیں۔ زیر بحث شعبے کی دیگر اہم ذمہ داریاں بیرونی کنسلٹنٹس کو خارجہ ترسیلات، خام مال اور فاضل پرزہ جات کی درآمد کی پیشگی ادائیگیوں، نامکمل کارگو، اور برآمد شدہ اشیا کی دوبارہ درآمد تاکہ انہیں دوبارہ برآمد کیا جائے، جیسے کاموں سے نمٹنا ہے۔ اس کے علاوہ بجلی کی پیداواری استعداد بڑھانے کی حکومتی پالیسی کے پیش نظر کنسلٹنسی، تنظیم نو اور تربیت وغیرہ کی مد میں خارجہ ترسیلات کے لیے بجلی ساز اداروں کی متعدد درخواستیں بھی دوران سال مجاز ڈیلروں کے ذریعے پروسیس کی گئیں۔

واجب الادا برآمدی رقوم کی وصولی کے طریقے کا نفاذ

بی ایس سی کے صدر دفتر اور فیلڈ دفاتر نے قانون شکن برآمد کنندگان کا پتہ چلانے کے لیے کوششیں تیز کیں اور ان پر زور دیا کہ وہ اپنی برآمدات کی پھنسی ہوئی رقم وطن واپس لائیں۔ مذکورہ برآمد کنندگان کا معاملہ نمٹانے کے لیے متعلقہ بینکوں اور تجارتی تنظیموں کے ساتھ باقاعدہ اجلاسوں کے علاوہ بینکوں کے صدور اور سربراہان سے بھی رابطہ کیا گیا کہ برآمد کنندگان یا تو برآمدی رقوم واپس لائیں یا پھر شپنگ کے کاغذات جمع کروائیں تاکہ ایف ای آر اے 1947ء کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس سلسلے میں برآمد کنندگان کو 30 ہزار 628 اور مجاز ڈیلروں (کمرشل بینکوں کی برانچوں) کو دو ہزار 893 نوٹس جاری کیے گئے۔ جواب موصول نہ ہونے پر م س 10ء کے دوران برآمد کنندگان کے خلاف 1850 اور مجاز ڈیلروں کے خلاف 1169 شکایات زرمبادلہ عدالتوں میں دائر کی گئیں۔ زیر جائزہ عرصے میں 4 لاکھ 58 ہزار 206 اندراجات کی توثیق کی گئی، م س 09 میں یہ تعداد 5 لاکھ 42 ہزار 172 تھی۔

برآمدی رقوم/ برآمدی مالکاری کے زرمبادلہ گوشواروں کی توثیق

شعبہ مجاز ڈیلروں کی طرف سے جمع کردہ برآمدی رقوم کے گوشواروں کی توثیق میں سارا سال، خصوصاً جولائی تا ستمبر 2009ء کے دوران، مصروف گذرا۔ اسی توثیق کی بنیاد پر گذشتہ سال کے دوران برآمد کنندگان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے نیز اگلے مالی سال کے لیے برآمدی مالکاری اسکیم کے جز دوم کے تحت حدود متعین کی جاتی ہیں۔ م س 10ء کے دوران اندراجات کی توثیق دستی طور پر کی گئی، کوشش ہے کہ توثیق کا یہ عمل اگلے سال سے آن لائن ہو، اس سے یہ کام زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

زراعانت کی ادائیگی

دوران سال شعبے نے حکومت کی اعلان کردہ زراعانت اسکیموں کے حوالے سے کیسز پر جو کارروائی اور ادائیگی کی اس کی تفصیل **جدول 9.2** میں ہے۔

جدول 9.2: زراعانت کی ادائیگی (ملین روپوں میں)

	اسکیم	نمٹائے گئے کیس	مالیت
1	مقامی ٹیکسوں اور لیویز میں رعایت	50,753	3,408.72
2	60 فیصد آر ڈی ایس	32,863	2,986.42
3	پی ٹی اے پر زراعانت	77	1,912.49
4	آر ڈی ایس۔ موٹر سائیکل	45	24.987
5	کھاد پر زراعانت	45	436.981
مجموعہ		**83,783**	**8,769.60**

اندرونی نگرانی یونٹ کا کردار

شعبہ زرمبادلہ لین دین اور عدالتی امور کا ''اندرونی نگرانی یونٹ'' (آئی ایم یو)

ان کیسز کے لیے حرکت میں آتا ہے جن میں دستاویزات کا اصل اور واضح ہونا نہایت اہم ہوتا ہے۔ اس یونٹ نے مجموعی طور پر دوران سال تقریباً تین ہزار کیسز چیک کیے۔ ملک کی سطح پر یکسانیت اور شفافیت لانے کے لیے شعبے کے ''اندرونی نگرانی یونٹ'' نے تمام یونٹوں کی مدد سے ایک تفصیلی طریقہ کار اور چیک لسٹیں تیار کی ہیں جنہیں متعلقہ فیلڈ دفاتر کو ارسال کر دیا گیا ہے۔

عدالتی امور

م س10ء کے دوران شعبہ زر مبادلہ لین دین اور عدالتی امور نے برآمدات کی عرصے سے واجب الادا رقوم کے حصول کی کوششیں جاری رکھیں۔ دوران سال ملک بھر سے قانون شکن برآمد کنندگان کے 1806 کیسز شعبے کو موصول ہوئے جن میں سے 1296 کیسز نمٹائے گئے جبکہ گذشتہ سال 804 کیسز نمٹائے گئے تھے۔ م س10ء کے دوران شعبہ متعدد دشواریوں کے باوجود 2 کروڑ 93 لاکھ ڈالر کے مساوی برآمدی رقم حاصل کرنے میں کامیاب رہا جبکہ گذشتہ سال یہ رقم ایک کروڑ 22 لاکھ ڈالر تھی، یوں ایک کروڑ 71 لاکھ ڈالر اضافہ ہوا جو 140 فیصد بنتا ہے۔ کراچی، لاہور، فیصل آباد، ملتان، اور سیالکوٹ میں متعلقہ عدالتوں کی حاصل کردہ رقوم کی تفصیلات **جدول 9.3** میں دی گئی ہیں۔

جدول 9.3: عدالتوں کے ذریعے وصول کردہ رقوم (ملین ڈالر میں)

مقام	تعداد	م س09ء	م س10ء	فیصد تبدیلی
کراچی	3	5.37	2.12	-60
لاہور	2	1.62	10.71	561
فیصل آباد	1	3.51	3.44	-1.9
ملتان	1	0.21	3.34	1490
سیالکوٹ	2	1.49	9.68	550
مجموعہ	**9**	**12.2**	**29.3**	**140**

اہم کامیابیاں

- ملزمان کی بیرونی کرنسی امانتی وصولیوں (ایف ڈی آر) سے 25 لاکھ 68 ہزار 57 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔
- شعبے نے 16 کیسز میں 13 لاکھ 18 ہزار 22 ڈالر وصولی کا بندوبست کیا اور 6 کیسز میں 6 لاکھ ڈالر جلد از جلد وصولی کے وعدے حاصل کیے، یوں شعبے کی کارکردگی مزید بہتر ہوئی۔
- جہاں تک لاگت بچانے کا سوال ہے تو شعبے نے ایک سے زائد ملزمان کے معاملے میں مجموعی ''اظہار وجوہ نوٹس'' کی اشاعت کا آغاز کیا۔
- شعبے کی مسلسل محنت سے ایک مجاز ڈیلر اس امر پر راضی ہو گیا کہ 2002ء سے حل طلب پڑے اور 85 لاکھ 81 ہزار 172 ڈالر کے حامل 202 کیسز میں سے 72 پر ای ان او سی جاری کرے۔
- کراچی صدر دفتر میں نیا عہدہ 'ایڈمنسٹریٹو آفس' (عدالت) تخلیق کیا گیا تھا جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شکایت کنندہ نے عدالتی کارروائی سے پہلے کی تمام رسمی شرائط پوری کر لی ہیں اور شکایت ہر لحاظ سے مکمل ہے۔
- شعبہ زر مبادلہ لین دین اور عدالتی امور کی تشکیل سے اب تک کی بلند ترین رقم 2 کروڑ 92 لاکھ ڈالر م س10ء میں وصول کی گئی۔

9.6 ترقیاتی مالکاری میں معاونت

شعبہ معاونت برائے ترقیاتی مالکاری (ڈی ایف ایس ڈی)، اور ایس بی پی، بی ایس سی میں اس کے یونٹوں کے قیام کا بنیادی مقصد مالی رسائی کو بہتر بنانا تھا۔ اصل ہدف یہ ہے کہ مالی شمولیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالیاتی گروپ کی کوششوں میں ہاتھ بٹایا جائے اور اس کے لیے پاکستان کے 15 شہروں میں ایس بی پی، بی ایس سی کی موجودگی کا فائدہ اٹھایا جائے۔

مالی گہرائی میں اضافے کی اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی کو فروغ دینے کے حوالے سے م س10ء شعبہ معاونت برائے ترقیاتی مالکاری کے لیے ایک اور کامیاب سال تھا۔ دوران سال کوششوں سے نہ صرف مالی آگاہی بہتر بنانے میں بلکہ متعلقہ فریقوں سے رائے کا حصول بڑھانے میں بھی مدد ملی۔ پاکستان کے طول و عرض میں واقع 13 فیلڈ یونٹس نے اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں کے فروغ کے ساتھ اہم علاقائی اور شعبہ جاتی امور پر رائے کے حصول میں بھی مدد دی۔ اس سلسلے میں ایس ایم ای، زراعت، اور خرد مالکاری شعبوں کے لیے فوکس گروپوں کے اجلاسوں نے طلب اور رسد کے مسائل اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ م س10ء کے دوران مجموعی طور پر 65 ایسے اجلاس منعقد کیے گئے جن میں سے 26 زرعی مالکاری پر، 22 ایس ایم ای پر، 13 خرد مالکاری پر، بقیہ متفرق مسائل پر تھے۔ دورانیہ سہ ماہی سے بڑھ کر ششماہی ہوجانے کی وجہ سے اس سال اجلاسوں کی تعداد گھٹ گئی، دورانیہ بڑھانے کا مقصد متعلقہ فریقوں کے مسائل حل کرنے کی غرض سے کافی وقت فراہم کرنا اور متعلقہ شعبوں کے لیے اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں میں مناسب ترمیم تجویز کرنا تھا۔

اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالکاری گروپ کا وژن آگے بڑھانے کی غرض سے م س10ء میں ترقیاتی مالکاری یونٹوں نے تقریباً 271 مواقع / اجلاس منعقد کیے۔ مختلف علاقوں میں اس حوالے سے آگاہی کے لیے 48 پروگرام ہوئے۔ علاوہ ازیں کمرشل بینکوں، مقامی ایوان صنعت و تجارت، تاجر اور کاشتکار تنظیموں کی مشترکہ کوششوں سے 8 زرعی، ایس ایم ای اور خرد مالکاری میلے / نمائشیں بھی منعقد کی گئیں۔ ان میلوں سے اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں اور کمرشل بینکوں کی مالی خدمات کے حوالے سے مقامی آبادی میں سمجھ بوجھ بڑھی ہے، نیز مقامی چیمبر / کاشتکار نمائندوں اور بینکاروں کو بہتر تعلقات کی تشکیل اور ایک دوسرے کی تفہیم کا موقع ملا جس سے مسائل کے حل میں مدد ملے گی۔

کئی کمرشل بینکوں میں تربیت یافتہ اور اہل عملے کا فقدان ہے جو مالی نمو کی رفتار میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ عملہ زرعی / ایس ایم ای کے بنیادی مسائل اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات سے ناواقف ہو تو بینک کی مالکاری استعمال کرنے میں متعلقہ فریقوں کی دلچسپی بھی کم ہوسکتی ہے۔ مذکورہ معلومات کی قلت بھی زرعی / ایس ایم ای قرض گاری پر بینکوں کے تذبذب کی ایک بڑی وجہ ہے۔ اس کے باوجود مالکاری کے رسمی طریقے استعمال کرنے والے زرعی اور ایس ایم ای صارفین کی تعداد بڑھ رہی ہے، تاہم آبادی کا بہت بڑا حصہ اب بھی قرضے کے غیر رسمی ذرائع پر انحصار کررہا ہے۔ ڈی ایف ایس ڈی نے بنیادی امور سے بہتر واقفیت کرانے کے لیے کمرشل بینکاروں کی استعداد بڑھانے اور تربیت کے منصوبے شروع کیے ہیں۔ م س10ء کے دوران ترقیاتی مالکاری یونٹوں نے اس نوعیت کے 20 پروگرام منعقد کیے۔ علاوہ ازیں ڈی ایف ایس ڈی زرعی مالکاری کے ضمن میں ایک چھت تلے تمام سہولتیں مہیا کرنے کے تجرباتی منصوبے کے تیسرے مرحلے میں داخل ہوگیا ہے جس میں اسے شعبہ زرعی قرضہ کا اشتراک حاصل ہے۔

اس کے علاوہ تعلیمی / تربیتی اداروں کے ساتھ قریبی روابط بنانے کے لیے ترقیاتی مالکاری یونٹوں کے عملے اور چیف منیجروں نے دوران سال 51 دورے / اجلاس کیے۔ امید ہے اس سے شعبہ مالکاری کی مختلف جہات کے حوالے سے طلبہ / تدریسی عملے کے ذہنی افق میں وسعت آئے گی اور ملکی معیشت میں ان کی دلچسپی بڑھے گی۔ انہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ لاہور، فیصل آباد، ملتان، سکھر، اور گوجرانوالہ جیسے کئی ترقیاتی مالکاری یونٹ طلبہ / تدریسی عملے کی مدد سے کامیابی کے ساتھ مطالعے / سروے منعقد کررہے ہیں۔ ترقیاتی مالکاری کے ملتان یونٹ نے جامعہ بہاء الدین زکریا کے طلبہ کے تعاون سے کپاس کے علاقے کا تفصیلی مطالعہ کیا جس کا مقصد کپاس کی دیہی معیشت کے خدوخال معلوم کرنا اور بینکوں کو زرعی مالکاری میں اپنا کردار بڑھانے کی ترغیب دینا تھا۔ اس مطالعے میں سب سے زیادہ کپاس پیدا کرنے والے پاکستان کے دس سرفہرست اضلاع کا سروے کرکے وہاں درپیش مسائل اجاگر کیے گئے اور کاشتکاروں کے لیے مالکاری سہولتیں بڑھانے پر زور دیا گیا۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ترقیاتی مالکاری کے مختلف یونٹوں کے زیر اہتمام انٹرن شپ پروگراموں میں شرکت کا موقع دیا گیا۔

دوران سال ایک اہم پیش رفت اقتصادی مشیر اعلیٰ اور ان کی ٹیم کے ترقیاتی مالکاری کے مختلف یونٹوں کے دورے اور متعلقہ فریقوں کے ساتھ اجلاس تھے۔ اعلیٰ سطح کی قیادت کی مقامی / علاقائی سطح کے بنیادی مسائل میں گہری دلچسپی سے ترقیاتی مالکاری کے عملے کو ان معیشتوں کی کھوج کے لیے مزید کوششیں کرنے کی ترغیب ملی۔ اسی طرح 'علاقائی شماریات' (Regional Profiles) تیار کرنے کے حوالے سے ڈی ایف ایس ڈی کا مقصد مقامی / علاقائی منڈیوں میں موجود رکاوٹوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ وہاں کے برآمدی امکانات معلوم کرنا بھی ہے۔ ڈی ایف ایس ڈی کراچی کی ہدایات کے مطابق متعدد علاقائی شماریات کی تیاری کا کام جاری ہے۔

علاوہ ازیں غربت کے خاتمے اور مالی شعبے کی نمو کا مقصد حاصل کرنے کے لیے ڈی ایف ایس ڈی ضلعی / صوبائی حکومت کے محکموں کے ساتھ بھی رابطہ استوار رکھتا ہے۔ ترقیاتی مالکاری یونٹوں کا زراعت، لائیو اسٹاک اور خزانے کے صوبائی محکموں سے قریبی رابطہ متعلقہ فریقوں کے مسائل متعلقہ حکام کے سامنے اجاگر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس سلسلے میں کئی اجلاس / سیمینار منعقد کیے گئے جن میں سرکاری حکام کو بھی مدعو کیا گیا۔

م س10ء کے دوران برآمدی مالکاری اسکیم کا مرکزی ویری فکیشن ڈویژن شعبہ معاونت برائے ترقیاتی مالکاری میں ضم کردیا گیا ہے، قبل ازیں یہ ایس بی پی بی ایس سی صدر دفتر کراچی کے اسٹرے ٹجک پلاننگ ڈویژن کا حصہ تھا۔ ویری فکیشن ڈویژن کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بی ایس سی کے تمام فیلڈ دفاتر میں برآمدی نو مالکاری کیسز کی برمقام تصدیق کا عمل یکساں بنایا جائے، بی ایس سی دفاتر کی تصدیقی ٹیموں کو مطلوبہ رہنمائی فراہم کی جائے، اوران ٹیموں کی معلومات کی بنیاد پر ہر کمرشل بینک کی جامع رپورٹ بنائی جائے جنہیں اسٹیٹ بینک کے شعبہ ایس ایم ای مالیات کو بھیج دیا جاتا ہے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران مختلف بینکوں کی 42 مذکورہ تصدیقی رپورٹیں تیار کر کے ضروری اقدام کے لیے شعبہ ایس ایم ای مالیات کو بھیجی گئیں۔ تصدیقی عمل کے دوران بی ایس سی دفاتر کی جانب سے کمرشل بینکوں کو قرضوں کے دیے گئے 46 ہزار964 کیسز کا جائزہ لیا گیا اور تصدیقی ٹیموں کی ہدایت پر برآمد کنندگان اور بینکوں سے 4 کروڑ61 لاکھ روپے جرمانہ وصول کیا گیا کیونکہ وہ برآمدی مالکاری اسکیم پر اسٹیٹ بینک کی متعدد ہدایات کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے تھے۔

ترقیاتی مالکاری یونٹوں نے اگلے سال شعور و آگاہی بڑھانے کے کئی پروگرام/اجلاس/سیمینار منعقد کرنے کی تجویز دی ہے۔ نچلی سطح پر مالکاری کے شریعت سے ہم آہنگ طریقے متعارف کرانے پر سوچ بچار جاری ہے۔ اس سلسلے میں 'اسلامی فوکس گروپ' تشکیل دینے کی تجویز پر بھی کام ہو رہا ہے۔ عام لوگوں میں مالی سوجھ بوجھ بہتر بنانے کی ایک اسکیم بھی تیار کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ ترقیاتی مالکاری کے یونٹوں کی جانب سے درس گاہوں کی مدد سے مختلف صنعتی کلسٹروں کا مطالعہ جاری ہے۔ لاہور دفتر آٹو پارٹس اور زرعی مشینری کے مسائل اجاگر کرنے اور ان صنعتوں کی استعداد جاننے کی غرض سے آٹو پارٹس کلسٹر کا مطالہ کر رہا ہے۔ پاورلومز کلسٹر اور ترش پھلوں کی برآمدی استعداد کے حوالے سے دو مختلف مطالعوں پر فیصل آباد دفتر میں کام جاری ہے۔ کوئٹہ اور گوجرانوالہ دفاتر کے اشتراک سے بلوچستان میں لائیو اسٹاک، اور گوجرانوالہ میں شعبہ ماہی گیری کی استعداد جاننے کے لیے مطالعہ ہو رہا ہے۔ م س10ء میں ڈی ایف ایس ڈی نے گوجرانوالہ ریجن کے معاشرتی و اقتصادی حالات اجاگر کرتی ہوئی ایک سروے رپورٹ شائع کی ہے۔ لاہور دفتر بھی انہی خطوط پر کام کرتے ہوئے ایک سروے تیار کرے گا۔

9.7 اندرونی آڈٹ اور کنٹرولز

ایس بی پی، بی ایس سی میں شعبہ اندرونی آڈٹ (آئی اے ڈی) کا بنیادی مقصد یہ معلوم اور قدر پیمائی کرنا ہے کہ آیا بینک کا انتظامِ خطر کا ڈھانچہ، اندرونی کنٹرول، اور کارپوریٹ انتظام کے پروسیس کافی ہیں اور درست کام کر رہے ہیں۔ آڈٹ کا سلسلہ پورے سال پر محیط ہوتا ہے، شعبہ اندرونی آڈٹ کے ''سالانہ آڈٹ پلان'' میں اہداف کے ساتھ ساتھ بی ایس سی کے دفاتر اور شعبوں کے آڈٹ کا نظام الاوقات بھی درج ہوتا ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی کے بورڈ کی کمیٹی برائے آڈٹ اس پلان کی منظوری دیتی ہے۔

کسی دفتر یا شعبے کے آڈٹ کے دوران سامنے آنے والے بلند/اوسط خطرات کے مشاہدات پر مشتمل خلاصے کے ہمراہ آڈٹ رپورٹس ملاحظے کے لیے منیجنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی کو روانہ کردی جاتی ہیں۔ اسی وقت یہ رپورٹیں ایگزیکٹو ڈائریکٹر شعبہ اندرونی آڈٹ اور عملدرآمد، اسٹیٹ بینک کو بھی بھیجی جاتی ہیں جو انہیں گورنر اسٹیٹ بینک کو ارسال کر دیتے ہیں۔ دوران سال ایس بی پی بی ایس سی کے 16 اور صدر دفتر کراچی کے تین شعبوں کی آڈٹ رپورٹیں جاری کی گئیں۔

شعبہ اندرونی آڈٹ نے اپنی تنظیمِ نو مکمل کرلی ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی فیلڈ دفاتر کی سطح پر اندرونی آڈٹ یونٹس کو کراچی اور لاہور میں آڈٹ مراکز (Audit Hubs) میں تبدیل کردیا گیا ہے جس کا مقصد نگرانی کو بہتر بنانا، اندرونی کنٹرولز کی کارگزاری بڑھانا اور سینئر انتظامیہ کو بروقت رپورٹنگ کرنا ہے۔ دونوں آڈٹ مراکز اب پوری طرح فعال ہیں اور اپنے ماہانہ نظام الاوقات کے مطابق ایس بی پی بی ایس سی دفاتر کا وقتاً فوقتاً آڈٹ کر رہے ہیں۔ م س10ء کے دوران ان مراکز کی ٹیموں نے بی ایس سی دفاتر/شعبوں کے 46 آڈٹ انجام دیے۔

ضوابط پر عمل درآمد مستحکم کرنے کے لیے ہر آڈٹ ٹیم میں ایک افسر مقرر کیا گیا ہے جو آڈٹ رپورٹوں پر عمل درآمد، اور آڈٹ مشاہدات کے خلاصے میں اجاگر کیے گئے مسائل کا بروقت حل یقینی بناتا ہے۔ دفاتر اور شعبوں سے موصولہ عمل درآمد رپورٹوں کا شعبہ اندرونی آڈٹ میں جائزہ لیا جاتا ہے جس کے بعد انہیں ایس بی پی بی ایس سی کے منیجنگ ڈائریکٹر کو ارسال کردیا جاتا ہے۔

کارپوریٹ انتظام کے تناظر میں ایس بی پی بی ایس سی کے بورڈ کی کمیٹی برائے آڈٹ ایک اہم ادارہ ہے۔ م س10ء کے دوران اندرونی آڈٹ رپورٹوں، مشمولہ مشاہدات اور

سفارشات کے علاوہ علم میں آنے والی فریب کاریوں اور بے ضابطگیوں کے جائزے کی غرض سے اس کمیٹی کے تین اجلاس ہوئے۔ کمیٹی نے رہنمائی اور ہدایات برائے عمل درآمد جاری کرنے کے ساتھ ساتھ شعبہ اندرونی آڈٹ کی کارکردگی کی مسلسل نگرانی پر بھی زور دیا۔

ٹیکنالوجی سے وابستہ دشواریوں پر قابو پانے اور عملے کی مہارت بڑھانے کے لیے شعبہ اندرونی آڈٹ نے ایک مخصوص سافٹ ویئر ''آڈٹ کمانڈ لینگویج'' (اے سی ایل) حاصل کر لیا ہے جس کی مدد سے ''گلوبس'' اور ای آر پی اور ریکل پر دستیاب سسٹم ڈیٹا کا آڈٹ کیا جاسکے گا۔ آڈٹ اہلکاروں کی ''ٹریننگ آف ٹرینرز'' بنیاد پر غیر ملکی ٹرینرز سے مناسب تربیت کا بندوبست کیا گیا۔ شعبے کے ایک افسر کو ''سینٹرل بینک انٹرنل آڈٹ'' ماڈیول کی تربیت کی غرض سے سلووینیا بھی بھیجا گیا۔

9.8 انسانی وسائل کا انتظام

م س10ء کے دوران شعبہ افرادی قوت (پرسونیل مینجمنٹ) نے ادارے کی بلند پیداواریت کے لیے کارکردگی پر مبنی روایات پروان چڑھانے میں اپنا قائدانہ کردار برقرار رکھا۔ اس سلسلے میں ایچ آر کی پالیسیوں کو متعارف، نافذ اور مستحکم کرنے پر زیادہ توجہ دی گئی تاکہ شعبہ جات/فیلڈ دفاتر کے ساتھ مشاورت کے ذریعے خدمات کا معیار بہتر بنایا جائے۔ بینک نے روزمرہ امور انجام دینے کی موجودہ تنظیم نو سے مطابقت لاتے ہوئے خودکاری کا عمل تیز کیا جبکہ مجموعی افرادی قوت گھٹ کر 4,313 رہ گئی جو گذشتہ سال 4,551 تھی۔

اس عرصے کے دوران بینک نے باصلاحیت افراد کی تلاش، او ڈی/انتظامیہ میں ردوبدل کے ذریعے تبدیلی لانے اور صحت مند صنعتی تعلقات بنانے کے لیے کثیر جہتی حکمت عملی اختیار کی تاکہ ادارے کو اعلیٰ معیار کی خدمات والی متحرک کارپوریٹ تنظیم کا روپ دیا جائے۔

بینک نے بھرتی اور انتخاب کے لیے باصلاحیت افراد کی تلاش سرگرمی سے جاری رکھی۔ سال کے آغاز میں مظفر آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان کے فیلڈ دفاتر کی ضروریات پوری کرنے کے لیے 24 کیش افسران رکھے گئے۔ تازہ گریجویٹس کو باقاعدہ ملازمتیں دینے کے لیے بینک کے بورڈ نے انتظامی تربیت کی ایک اسکیم ''ینگ پروفیشنلز انڈکشن پروگرام'' (آفیسر گریڈ 2) کی بھی منظوری دی۔ سخت مسابقتی عمل سے گزرنے والے 60 رکنی بیچ کو ملازمت دی گئی جس کی بارہ ہفتے کی نظری تربیت اگست 2010ء سے نباف، اسلام آباد میں شروع ہوئی۔ اصلاحاتی عمل آگے بڑھانے کے لیے معاون اور اہل درمیانی انتظامیہ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے بینک نے آفیسر گریڈ 3 کی سطح کے تجربہ کار پیشہ ور افراد کی شمولیت کے لیے بھرتی کا ایک پلان بھی شروع کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے 50 سے زائد افسران ڈیپوٹیشن پر بی ایس سی میں ہیں اور ادارے میں تجرباتی مہارت کا خلا پُر کرنے میں مصروف ہیں۔ بینک نے مستند جامعات کے دوروں اور جاب فیئرز میں شرکت کے ذریعے خود کو پسندیدہ آجر (Employer of Choice) کے طور پر ابھارنے کی کوششیں بھی تیز کر دی ہیں۔

بینک نے باصلاحیت افراد کی تلاش کے تحت بزنس گریجویٹس (بی بی اے آنرز، بی ایس اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس) کا دو سالہ اٹیچمنٹ پروگرام بھی تیار کیا ہے جسے م س11ء کی پہلی سہ ماہی میں بی ایس سی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظوری ملنے کی توقع ہے۔ ملک کی چھ صف اول کی جامعات کے 25 گریجویٹس اپنی تعلیمی قابلیت اور جغرافیائی سہولت کی بنیاد پر اس پروگرام میں شریک ہوں گے۔ امتحان اور انٹرویو کی بنیاد پر امیدواروں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ بینک کو استعداد کے جو حالیہ مسائل درپیش ہیں انہیں فوری حل کرنے میں یہ پروگرام مددگار ثابت ہوگا۔ ایک ہفتے کے تعارفی عرصے کی تکمیل کے بعد ان گریجویٹس کو کام/پروجیکٹ تفویض کیے جائیں گے۔ اس پروگرام سے درس گاہوں اور صنعت کے روابط بھی مستحکم ہوں گے اور ان اداروں کے ساتھ طویل مدتی شراکت پروان چڑھنے کے علاوہ ممکنہ پسندیدہ آجر کے طور پر بینک کا تاثر قائم ہوگا۔ توقع ہے کہ نئے گریجویٹس کی شمولیت سے بی ایس سی کی روایات میں بڑی تبدیلی لانے کی انتظامیہ کی وہ کوششیں بھی کامیاب ہوں گی جن کے تحت انتظامی ردوبدل کیا جا رہا ہے۔

بینک ہر کیڈر میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والوں کے کیریئر میں ترقی کا راستہ کھولنے کے حوالے سے مخلص ہے۔ ملازمین کو کیریئر میں ترقی دلانے کی ضروریات پوری کرنا انتظامیہ کا ہدف ہے چنانچہ اسی سلسلے میں م س10ء کے دوران 'آفیسرز پروموشن پالیسی 2009ء، جنرل سائڈ' بنائی گئی۔ اعلیٰ کارکردگی کے اعتراف اور انعام کی خاطر، اور ملازمین کو ان کے کاموں میں مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کی طرف مائل کرنے کے لیے اس پالیسی پر نظر ثانی کی گئی ہے۔

اہل ملازمین کی برقراری اور تنخواہوں کو منڈی کے برابر لانے کی غرض سے آفیسر گریڈ ون اور اس سے اوپر کے افسران کا گذشتہ سال سروے ہوا۔ ڈیٹا کے اخفا اور اس عمل کی شفافیت

برقرار رکھنے کے لیے ایک کنسلٹنگ فرم کی خدمات حاصل کی گئیں جس کی رپورٹ موصول ہونے پر اور بورڈ سے منظوری ملنے کے بعد او جی 2 سے او جی 6 تک کے لیے مجموعی مشاہرے (total remuneration-TR) کا تصور نافذ کر دیا گیا۔ سروے کی روشنی میں مذکورہ تصور کے تحت کارکنوں کو ملنے والی مجموعی زری قدر پر توجہ دی گئی جبکہ گرانی کا مقابلہ کرنے اور گریڈز کے مابین ممکنہ مساوات کا بھی لحاظ رکھا گیا۔ سروے کے نتائج سے آفیسر گریڈ ون اور اس سے اوپر گریڈز کی مونیٹائزڈ تنخواہ 20 سے 35 فیصد بڑھ گئی جبکہ دفتری/غیر دفتری عملے کو 25 فیصد کا یکساں اضافہ دیا گیا۔ بورڈ نے ایک 'روڈ میپ' بھی منظور کیا جس کا مقصد تنخواہوں کے موجودہ نظام اور افرادی قوت کی خصوصیات میں پایا جانے والا ساختی عدم توازن کم کرنا اور ادارے کے اہم اہداف اور ملازمین کی کارکردگی کے مطابق ایچ آر کی پالیسیاں بنانا ہے۔

پرفارمنس مینجمنٹ سسٹم (پی ایم ایس) پہلے او جی 4 اور اس سے اوپر کے لیے تھا، اسے گذشتہ سال سے جنرل سائڈ کے او جی 2 اور او جی 3 پر بھی منطبق کیا گیا۔ اس سلسلے میں کئی اقدامات کیے گئے مثلاً پی ایم ایس کے خلاف اپیل کا طریقہ متعارف کرانا، او جی 2 کے اپریزل کا سلسلہ مراتب تبدیل کرنا، اپریزر کی مزید تربیت، اور پی ایم ایس ورکشاپ کا انعقاد۔ اسی طرح 10-2009ء کے لیے پی ایم ایس پروسیس بہتر بنایا گیا ہے، پانچ اہداف میں سے ایک ترقیاتی ہدف منصوبہ بندی کے مرحلے پر طے کرنا ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔

انتظامیہ کی تبدیلی کا عمل آگے بڑھانے کے لیے بینک کے وژن، مشن، اقدار میں مطابقت پیدا کرنا، اور ایک منضبط ایچ آر کی تشکیل لازمی ہے۔ بی ایس سی کے توسیعی کردار میں معاونت کے لیے او ڈی/انتظامیہ میں ردوبدل کا منصوبہ مشاورتی فرم نے تیار کیا تھا۔ اس فرم نے اپنے مشاہدات میں یہ بات اجاگر کی کہ بہتر کارگزاری اور عام روایات میں عمدگی حاصل کرنے کی غرض سے ادارے کی افرادی قوت کی ضروریات پوری کی جائیں، تبدیلی کے عمل کو سہارا دینے کے لیے ایک ابلاغی منصوبہ شروع کیا جائے اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کی جائے۔ ایچ آر میں مطلوبہ تبدیلیوں کے لیے مذکورہ مشاہداتی رپورٹ میں تین اقدامات تجویز کیے گئے: شعبہ ایچ آر کی تنظیم نو، منضبط ایچ آر فریم ورک کی تیاری، اور منضبط ایچ آر کا نفاذ۔

صنعتی تعلقات ایکٹ 2008ء کے تحت اگست 2009ء میں اجتماعی سودا کار ایجنٹ (سی بی اے) کے لیے ریفرنڈم پرامن ماحول میں منعقد کیا گیا۔ منتخب سی بی اے نے مذاکرات کے لیے ایک چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کیا جس کے نتیجے میں اس کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ معاہدے پر عمل درآمد کی نگرانی اور باہمی دلچسپی کے امور طے کرنے کے لیے سی بی اے اور انتظامیہ کے نمائندوں پر مشتمل ایک 'ورک کونسل' بھی بنائی گئی۔

مستقبل میں کئی امور پر کارکن دوست پالیسیاں آنے کی توقع ہے مثلاً شکایات کا ازالہ، صنفی ہراس کی روک تھام، کارکنوں کی خدمات کا اعتراف، اور رخصت بغرض تعلیم۔ کارکنوں کے مابین کثیر جہتی ابلاغ کے لیے ماہانہ خبری جریدے کے اجرا کا بھی منصوبہ ہے۔ بینک کا جامع منضبط منصوبہ تیار کرنے کے لیے مستقبل قریب میں مینجمنٹ کانفرنس بھی ہوگی۔

9.9 شعبہ تربیت و پرداخت

شعبہ تربیت و پرداخت ایس بی پی، بی ایس سی میں مختلف اقدامات کے ذریعے استعداد کاری میں پیش رفت کے لیے کوشاں ہے۔ م س10ء تربیتی نظام الاوقات کے لحاظ سے خاصا مصروف سال تھا، اس دوران 1,997 افسران کو تربیت دی گئی جو مخصوص کاموں کے حوالے سے بھی تھی اور عمومی مہارتوں کے حوالے سے بھی۔ یہ تعداد م س09ء میں 1,817 تھی۔

اعلیٰ کارگزاری کی حامل ٹیموں کی تیاری کے لیے جو منظّم کوششیں م س08ء میں شروع کی گئی تھیں وہ اسی جوش وخروش سے تیسرے سال بھی جاری رہیں۔ مخصوص کاموں اور عمومی مہارتوں کے حوالے سے تربیت پانے والے موجودہ ملازمین کی تعداد گذشتہ سال سے زیادہ رہی تاہم اس سے قطع نظر ڈیرہ اسماعیل خان اور مظفر آباد کے دفاتر کے لیے بھرتی کیے گئے کیش افسران کو بھی قبل از شمولیت تربیت فراہم کی گئی۔ م س10ء کی سب سے نمایاں چیز ''ینگ پروفیشنل انڈکشن پروگرام'' کے شرکا کی 12 ہفتے کی تربیت کے لیے درسی نصاب کی تیاری بھی تھی۔ لائن منیجروں (چیف منیجروں) کے لیے انتظامی تربیتی پروگرام کا انعقاد اور انگریزی میں تحریری مہارت بڑھانے کے ''DEWS'' پروگرام کا آغاز بھی سال کی ایک نمایاں پیش رفت تھی۔ ایس بی پی، بی ایس سی افسران کو بیرون ملک تربیتی مواقع پہلی بار ملے جو م س10ء کی اہم خصوصیت تھی۔

ایس بی پی بی ایس سی کو مستقبل کی دشواریوں سے عہدہ برآ کرنے اور ایک فعال و متحرک ادارہ بنانے کے لیے افسران کے رویوں/رجحان میں بنیادی تبدیلی لانا اور ان کی مہارتوں کو

بہتر بنانا ہمارا اہم مقصد رہا ہے چنانچہ خود بی ایس سی سے اور پاکستان کے مختلف مستند تربیتی اداروں سے تعلق رکھنے والے معروف ٹرینرز کی خدمات حاصل کی گئیں۔

بی ایس سی کو اپنا کردار ادا کرنے، اور متعلقہ فریقوں کی توقعات پر پورا اترنے کے قابل بنانے کے لیے، جیسا کہ اس کے وژن اور مشن میں درج ہے، صارف دوست خدمات فراہم کرنے کا فن سکھانے کی غرض سے کاؤنٹر کے عملے اور ان کے سپروائزروں کے لیے مخصوص پروگرام شروع کیے گئے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایس بی پی بی ایس سی کے کارکنوں کی اوسط عمر نسبتاً زائد ہے، دوسرے ملازمت سے متعلق مہارتوں کا بھی فقدان ہے۔ ان دو باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے موجودہ تربیتی پروگراموں کا دائرہ کار بڑھانے کے ساتھ ساتھ غیر روایتی تربیتی طریقے بھی متعارف کرائے گئے۔

م س10ء کے دوران ایس بی پی، بی ایس سی نے پاکستان کے طول و عرض کی مستند جامعات/اداروں سے تعلق رکھنے والے ایم بی اے، ایم پی اے، معاشیات وغیرہ جیسے مضامین کے لگ بھگ 155 طلبہ کو موسم گرما کے انٹرن شپ پروگرام میں مدعو کیا۔

مستقبل کا نقشہ

شعبہ تربیت و پرداخت ایس بی پی، بی ایس سی میں انتظامیہ کی تبدیلی کا عمل مستحکم کرنے کی غرض سے عمومی مہارتوں کی تربیت کے ذریعے بی ایس سی کی افرادی قوت کا رویہ/رجحان بہتر بنانے پر توعمل پیرا ہے ہی، وہ بعض نئے تربیتی اقدامات پر بھی غور کر رہا ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ کم سے کم لازمی تعداد میں (40 سے 60) افسران کو پریزنٹیشن کی مہارت، انضباطی تحقیقات کرنے، تحقیقاتی رپورٹ لکھنے، اور کنٹرولز اور عمل درآمد بہتر بنانے کی تربیت دی جائے۔

''DEWS'' پروگرام میں شریک افسران کی بعد از تربیت کارکردگی کے بارے میں حاصل ہونے والی آرا کی بنیاد پر ہمارا ارادہ ہے کہ یہ پروگرام پورے بی ایس سی میں وسیع پیمانے پر متعارف کرایا جائے۔ موجودہ تربیتی نظام الاوقات کی موصولی کے بعد، تبدیل ہوتی ہوئی ضروریات سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے م س11ء کے دوران نئے تربیتی پروگرام بھی لائے جائیں گے جن کا مقصد مقررہ طریقہ کار (ایس او پی)/مینوئلز/پروسیسز میں ردوبدل پر عمل درآمد/ابلاغ کو سہل بنانا ہے۔

تمام کارکنوں کو تربیت کے مساوی اور معیاری مواقع فراہم کرنے کے لیے تربیتی پروگراموں کا دائرہ کار بڑھانے سے محسوس ہوا کہ ٹی اے/ڈی اے وغیرہ جیسی منسلک مدات پر بھاری اخراجات ہو رہے ہیں کیونکہ 16 فیلڈ دفاتر جغرافیائی لحاظ سے دور دور واقع ہیں۔ گذشتہ سال 'نباف' کے تعاون سے ایک تربیتی تجربہ کیا گیا جس میں 'نباف' کے مقرر کردہ ٹرینرز تربیتی سیشنز کے لیے منتخب فیلڈ دفاتر تک گئے۔ یہ تجربہ کم لاگت میں خصوصاً عام مہارت کے پروگراموں کا دائرہ بڑھانے کے لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ چنانچہ ہمارا ارادہ ہے کہ اس قسم کی تربیت کی جزئیات کو بہتر بنا کر تقریباً تمام عمومی مہارتوں کے تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔

بی ایس سی اپنے لاہور اور اسلام آباد دفاتر کو ویڈیو کانفرنس کی سہولت سے آراستہ کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ یہ سہولتیں دستیاب ہونے پر انہیں کم لاگت سے تربیتی پروگراموں کے انعقاد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔